مَنشیات

کا خاتمہ کیوں اور کیسے ممکن ہے؟

قرآن و حدیث کی روشنی میں "منشیات کی تباہ کاریاں اور
اس کا سدِ باب" کے متعلق ایک فکر انگیز تحریر

پروفیسر محمد عطاری گورنمنٹ کالج فیصل آباد پاکستان

فہرست

پیشِ لفظ

اسلام ہمہ گیر نظام زندگی کا نام ہے۔وہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے رہنما اصول بیان کرتا ہے۔اس کا دائرہ فرد سے معاشرہ تک، ملک سے بین الاقوامی سطح تک، بلکہ دنیا سے آخرت تک کے احکام زندگی پر محیط ہے۔آج جب کہ دوسری قومیں اسلام کے زریں اصول سے استفادہ کررہی ہیں ہم نے اسلامی احکام کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔یہی ہماری اس وقت کی سب سے بڑی بدقسمتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات اور سنتوں پر عمل پیرا ہوکر زندگی کے ہر میدان میں حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کیں اور دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کو علم عمل اور جنگ کے میدانوں میں شکست دی۔ایک ہم ہیں کہ ہر میدان میں پیچھے پیچھے جارہے ہیں۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہوکر

اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہوکر

راقم الحروف سے جب 1997ء میں فاضل الطب والجراحت کے چار سالہ کورس میں پاکستان طبیہ کالج ستیانہ روڈ فیصل آباد میں داخلہ لیا تو استاذی المکرّم جناب پروفیسر حکیم عبدالرزاق گٹی والے نے طلبہ کی توجہ اس طرف دلائی کہ پاکستان کی

نوجوان نسل منشیات کا شکار ہو کر نہ صرف اپنی صحت کو برباد کر رہی ہے بلکہ معاشرے میں گوناگوں برائیاں پھیلانے کا سبب بھی بن رہی ہے۔ دنیا کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب طبیب ﷺ کی نافرمانی کر کے اپنی عاقبت بھی برباد کر رہی ہے۔ لہذا منشیات کی تباہ کاریوں پر مضامین لکھ کر نوجوان نسل کو اس لعنت سے بچایا جائے۔ ان کی دعوت پر فقیر نے نشہ کی تباہ کاریوں پر یہ فکر انگیز مضمون قلم بند کیا ہے امید واثق ہے کہ جو بھی نوجوان اس مقالہ کو پڑھ کر غور وفکر کرے گا۔ وہ ان شاء اللہ نشہ سے توبہ کر کے پاکیزہ زندگی کا از سر نو آغاز کرے گا۔

آخر پر مقالہ ھذا کے قارئین سے التماس ہے کہ وہ میرے ہادی و مرشد شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ اور والد گرامی محمد بور دری مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خادم اہل بیت واصحاب علیہم الرضوان

پروفیسر حکیم فقیر محمد عطاری (فیصل آباد)

منشیات کا خاتمہ کیوں اور کیسے ممکن ہے ؟

جدید سائنس اور فنی ترقی نے جہاں بے مثال معاشرتی ترقی کی راہیں کھولی ہیں وہاں کچھ گھمبیر سماجی مسائل بھی پیدا کیے ہیں جن میں سے ایک خطرناک مسئلہ منشیات کا ہے ہیروئین کی لعنت نے 1980ء کے عشرے میں ایک طوفان برپا کر دیا ہے اور یوں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں گھرانوں کی یک جہتی اور تحفظ و بقاء کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ ہیروئین کا نشہ وہ تباہ کن برائی ہے جوان گنت جسمانی اور روحانی بیماریوں کا سبب، اخلاقی اور معاشی خرابیوں کی جڑ اور معاشرتی فتنہ و فساد کا سبب ہے۔ اسی لئے حضور نبی کریم ﷺ نے ان برائیوں کی نشان دہی کرتے ہوئے فرمایا:۔

اجتنبوا الخمر فانها مفتاح كل شر ۱ ؎

نشے سے بچو کہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے

ہر قسم کے نشے کو عربی زبان میں خمر کہا جاتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے

"عن عبدالله بن عمر قال رسول الله ﷺ كل مسكر خمر و كل مسكر حرام" ۳ ؎

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر وہ چیز جو نشہ لائے حرام ہے۔

خمر کے معانی چھپانا اور ڈھانپنا ہے چونکہ ہر قسم کا نشہ عقل انسانی پر پردہ ڈال دیتا ہے اس لئے اسے خمر کیا جاتا ہے اسلام میں نہ صرف شراب کو حرام کہا گیا ہے بلکہ بھنگ سے لیکر مارفین سے بھی ترقی یافتہ شکل ہیروئین تک تمام اشیاء کو حرام قرار دیا گیا ہے اس کے لئے حضور نبی کریم ﷺ نے ایک ہم گیر اصول مرتب کر دیا کہ جس چیز سے نشہ پیدا ہو اس کا استعمال

مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ چنانچہ اس کے بارے منقول ہے:۔

عن ام سلمه قالت نهی رسول الله ﷺ من کل مسبکر مفتر ۳۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس چیز سے منع فرمایا جو نشہ لائے اور دماغ میں فتور پیدا کرے۔ اس حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نشہ انسانی عقل کو ماؤف اور حواس انسانی کو مختل کر دیتا ہے برائی اور بھلائی کی تمیز ختم ہو جاتی ہے یہاں تک کہ انسانی اپنی قریبی رشتہ دار عورتوں کی عزت کو بھی پائمال کر دیتا ہے۔

منشیات سے علاج

زمانہ قدیم نے ٹھنڈ لگ جانے اور نمونیہ کے علاج میں برانڈی دینے کا رواج چلا آ رہا تھا ۔ ہر ہسپتال میں برانڈی کی بوتل ضرور ہوتی تھی۔ تشخیص کے علم میں اضافوں کے بعد معلوم ہوا کہ برانڈی یا کسی بھی شراب کے استعمال سے جسم کا اپنا دماغی نظام ناکارہ ہو جاتا ہے اور اس طرح نمونیہ کے مریض کے پھیپھڑوں میں پھوڑا بن جانے سے موت واقع ہو سکتی ہے۔

تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ اب کسی ہسپتال میں کسی بھی مریض کو برانڈی نہیں دی جاتی ۔ لندن کے ایک ہسپتال میں دل کے مریضوں کو دن میں چار اونس وہسکی بھی دیگر دواؤں کے ہمراہ دی جاتی تھی ۔ یہ علاج بعد میں خون کی نالیوں کو تنگ کرتا۔ جگر کو خراب کرتا اور اعصاب میں انحطاط پیدا کرتا ہے۔ اس لئے اب یہ متروک ہوگئی ہے

شراب کے بارے میں جدید ترین تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ دماغ اور اعصاب کے لئے زہر قاتل ہے۔ پہلے خیال تھا کہ اگر کھانے کے بعد تھوڑی مقدار میں شراب پی جائے تو یہ دل کی شریانوں کے لئے مفید ہے اس سے جگر میں خرابی پیدا نہیں ہوتی مگر اب کہا جا رہا ہے کہ اس کی معمولی مقدار بھی اعصاب کو گلا دیتی ہے بلکہ وہ خلیے جو شراب کے اثرات کی

وجہ سے گل جاتے ہیں وہ دوبارہ کبھی پیدا نہیں ہوتے اور اس طرح شراب سے ہونے والے یہ نقصانات ہمیشہ کے لیے باقی رہتے ہیں

بیماریوں کے علاج کے سلسلہ میں خواب آور ادویہ کو اب مسکنات یعنی Tranquilirs کے نئے نام کے تحت دیا جا رہا ہے، گھبراہٹ، اعصابی دردوں ہو اختلاج القلب اور دماغی امراض کا کوئی نسخہ ان کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ علوم طب کے استاد اگرچہ اس امر پر متفق ہیں کہ مسکنات سے کسی بھی بیماری کا علاج نہیں ہوتا بلکہ حقیقت میں یہ مریض کو جھانسہ دینے کے لئے دیئے جاتے ہیں اور ان کو لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ معالج کو علم الامراض اور علم الادویہ پر دسترس حاصل نہیں۔ وہ مریض کی قوت متخیلہ احساسات اور شعور کو کند کر کے توقع کر رہا ہے کہ وہ بیماریوں کو بھول جائے اصل میں ہوتا یہ ہے کہ مریض جب ایک معالج سے مایوس ہو کر دوسرے کی طرف رجوع کرتا ہے تو دوسرا معالج اس کو پہلے والی چھوڑ کر دوسری مسکن دوائی لکھ دیتا ہے اور یوں مریض اپنی یادداشت اور ذہنی آسودگی سے محروم ہو کر اِدھر سے اُدھر بھٹکتا رہتا ہے۔

منشیات کی ہر قسم اب علم العلاج سے اس لئے خارج ہو گئی ہے کہ یہ کسی بیماری کا علاج نہیں اور ان کو دوا قرار دینا انسانی صحت سے ظلم کے برابر ہے۔ ٤ ۔

ہمارے یہاں سب سے ثقہ اور مستند بات ماڈرن طبقوں میں وہ سمجھی جاتی ہے جو امریکہ سے آئے لیکن اس کے مقابلے میں تاریخ کے سب سے بڑے ماہر نفسیات اور طبیب کا فیصلہ ملاحظہ ہو۔

ایک صحابی طارق بن سوید رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شراب کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے اس کے پینے سے منع فرمایا۔ اس نے عرض کیا کہ میں اسے

بطور دوا پینا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا (انہ لیس بدواء ولکنہ داء) یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔ ۵؎

منشیات کی تباہ کاریاں معاشرتی نقصانات

منشیات کو ام الخبائث کہا گیا ہے اس لئے کہ نشہ کی عادت پوری کرنے کیلئے آدمی بے شمار برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب نشہ پورا کرنے کے لئے رقم نہیں ملتی تو نشئی چوری کرنے لگ جاتا ہے۔ پھر ڈاکے تک نوبت جاتی ہے۔ نشے کی وجہ سے لڑائی جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ آپس میں بغض وعداوت پیدا ہوتی ہے۔ گہرے دوست ایک دوسرے کے خون کے پیاسے اور سگے بھائی ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں۔ نشے میں دھت انسان نماز اور یاد الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر و یصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون

۶؎

بے شک شیطان تمہارے اندر شراب اور جوئے کے ذریعے بغض وعداوت پیدا کرنا چاہتا ہے اور تمہیں ذکر الٰہی اور نماز سے روکنا چاہتا ہے کیا تم باز آنے والے ہو؟

نشہ کرنے کے بعد آدمی اپنا پوشیدہ راز بیان کر دیتا ہے جس کی مضرت اکثر بڑی تباہ کن ہوتی ہے خصوصاً وہ اگر کسی حکومت کا ذمہ دار آدمی ہے اور راز بھی حکومت کا ہو جس کے اظہار سے پورے ملک میں انقلاب آ سکتا ہے اور ملکی مصالح برباد ہو جاتے ہیں ہوشیار جاسوس ایسے مواقع کے منتظر رہتے ہیں۔

نشہ کرنے کی وجہ سے آدمی ایسے کام کر جاتا ہے کہ بعد میں نشہ اترنے پر وہ پچھتاتا ہے مگر

نقصان کی تلافی نہیں ہوتی جیسا کہ منذر ثالث بن ماء السماء شاہ حیرہ نے شراب کے نشے میں اپنے دو مصاحبوں خالد اور عمر بن مسعود کو زندہ دفن کرا دیا۔ دوسرے دن نشہ اترنے پر وہ بڑا پشیمان ہوا۔ تلافی کی صورت یہ نکالی کہ دونوں قبروں پر ستون تعمیر کروائے۔ سال میں دو دن وہاں جاتا۔ ایک دن کا نام یوم نعیم (کہ جو شخص سب سے پہلے منذر کو ملتا سو سیاہ اونٹ انعام پاتا) دوسرے دن کا نام یوم بوءس (کہ جو پہلے نظر آتا قتل کیا جاتا) کئی سال تک یہ ہولناک رسم جاری رہی۔ ۷ ۔

اخروی نقصانات

نشہ کرنے والے کی دنیاوی زندگی کے ساتھ ساتھ اخروی زندگی بھی برباد ہو جاتی ہے۔ شرابی کی جان بڑی مشکل سے نکلتی ہے۔ جان کنی میں سخت تکلیف ہوتی ہے زبان پر کلمہ جاری نہیں ہوتا اور بعض اوقات موت کے وقت ایمان بھی چلا جاتا ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب شرابی کو دفن کرتے ہیں اور اس کی قبر کھول کر دیکھو اس کا منہ قبلہ کی طرف سے پھرا ہوا نہ ہو تو مجھے قتل کر دو کیونکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب بندہ شراب پیتا ہے حق تعالیٰ اس پر غضب میں آ کر اس کا نام سجین دوزخ میں لکھتا ہے اور اس کی نماز، روزہ، صدقہ و خیرات قبول نہیں ہوتا۔ ۸ ۔

نشہ کرنے والا اگر نشہ کرنے سے باز نہیں آتا تو اس کی توبہ کی قبولیت کے مواقع بھی کم ہو جاتے ہیں اور اُس کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شراب یا کسی اور نشے کا استعمال کرتا ہے تو چالیس دن اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگر وہ اسی حالت میں مر گیا تو دوزخ میں داخل ہوگا۔ اگر اس نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اگر اس نے پھر دوبارہ توبہ کے بعد شراب پی لی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز

قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ اسی حالت میں مر گیا جہنم میں جائے گا۔ اگر توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ پھر اگر اُس نے تیسری بار پی تب بھی خدا کا یہی قانون ہے لیکن اگر اس نے توبہ کرکے چوتھی بار بھی نشہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے طینتہ الخبال پلائے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ طینتہ الخبال کیا شے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا دوزخیوں کا خون اور پیپ۔ ۹ے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کردیا ایک وہ شخص جس نے ہمیشہ شراب پی۔ دوسرا وہ شخص جس نے نافرمانی کی ماں باپ کی۔ تیسرا دیوث یعنی جو اپنے گھر والوں سے خبیث کام یعنی زنا کروائے۔ ۱۰ے

اللہ تعالیٰ کے خوف سے شراب کو ترک کردینے کا بہت بڑا اجر ہے اس کے بارے میں حدیث پاک میں ہے جو حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا کے لئے رحمت اور برکت کا سبب بنا کر بھیجا ہے اور مجھے جاہلیت کی تمام بری رسوم اور طور طریقوں کو مٹانے کا حکم دیا ہے اور میرے اللہ نے قسم کھائی ہے کہ میرے بندوں سے جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا تو اس کو دوزخیوں کے جسم سے نکلی ہوئی پیپ پلاؤں گا اور جو شخص میرے خوف سے شراب پینا چھوڑ دے گا تو میں اس کو پاک حوضوں سے شراب طہور پلاؤں گا۔ ۱۱ے

اللہ کے خوف سے شراب اور نشے کو چھوڑنے کا بہت بڑا اجر ہے اس لئے شراب پینے والوں کو چاہیے کہ وہ اللہ کے حضور اس گناہ اور جرم سے توبہ کرلیں ورنہ اس دنیا اور آخرت میں ان کا انجام بہت برا ہوگا جس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

منشیات کے اخلاق پر منفی اثرات

نشہ کرنے کے بعد انسان میں نیک و بد کی تمیز باقی نہیں رہتی۔ شراب انسان کو ایک کھلونا بنا دیتی ہے جس کو دیکھ کر بچے بھی ہنستے ہیں کیونکہ اس کا کلام اور اس کی حرکات غیر متوازن ہو جاتی ہیں۔ ڈاکٹر آیون بلوخ نے اپنی مشہور تالیف A Life of Our Times میں اخلاق پر شراب کے منفی اثرات کا ایک دلچسپ واقعہ تحریر کیا ہے:۔

جب برلن میں ورلڈ میڈیکل کانگرس منعقد ہوئی تو دنیا بھر سے علوم طب کے ماہرین شامل ہوئے جن میں اکثریت ادھیڑ عمر کے معززین کی تھی۔ جرمنی کی سیاحت کے دوران میونخ کی میونسپل کمیٹی نے ان کو عشائیہ دیا جس میں ان بزرگان علم نے اپنے اپنے ظرف کے مطابق مختلف قسم کی شرابیں استعمال کیں۔ غالباً مفت کی دیکھ کر ان میں مقدار اور برداشت کے تناسب کا اندازہ جاتا رہا۔

یہ لوگ جب دعوت سے باہر نکلے تو شہر کی رنڈیوں اور ان کے دلالوں نے جھپٹ لیا حالانکہ ان میں اکثریت ایسے صاحبوں کی تھی جو عام حالات میں ایسی بیہودگی کو کبھی پسند نہ کرتے۔ اگلے دن صورت حال یہ تھی کہ کسی ڈاکٹر کی جیب میں نہ کوئی پیسہ تھا اور نہ گھڑی بعض ایسے بھی تھے جن کے قیمتی کوٹ وغیرہ بھی اتر گئے اور وہ شہر کی مختلف پارکوں میں سردی سے ٹھٹھرے مدہوش پائے گئے۔ ۱۲۔

آخر کار جرمن حکومت اور دواساز اداروں نے مل کر ان کے لئے واپسی کا سامان کیا اور بین الاقوامی شہرت کے اتنے ماہرین اس اجلاس کے ذلیل ہو کر گھروں کو لوٹے۔ یہ حال ایک ایسے طبقے کا تھا جس کے یہاں فہم و دانش کا وجود دوسروں سے زیادہ ہونا چاہیے تھا مگر جب یہ خود منشیات کے زہر اثر آئے تو احساس سود و زیاں کے ساتھ عقل و خرد بھی جاتے ہے۔

نشہ، صحت کا دشمن

نشہ صحت انسانی کا دشمن ہے۔ اس سے معدہ، آنتوں اور جگر میں سوزش ہو جاتی ہے۔ سانس کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ نشہ آہستہ آہستہ معدہ کے فعل کو کمزور کر دیتا ہے اور بھوک کم لگنے لگتی ہے۔ چہرے کی خوبصورتی بگڑ جاتی ہے۔ پیٹ بڑھ جاتا ہے حتیٰ کہ جسم نحیف و نزار اور لاغر ہو جاتا ہے۔ نشہ کرنے سے جگر اور گردے بھی خراب ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ بعض حالات میں ٹی، بی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ شرابی عموماً بلڈ پریشر اور اختلاج القلب کے مریض بن جاتے ہیں۔ سستی، کاہلی، جسمانی صفائی سے پہلوتہی کام سے جی چرانا اور ذمہ داری سے بھاگنا نشہ بازی کے ابتدائی نتائج ہوتے ہیں۔ اس کے بعد حالات سے بے پرواہی، تھکن اور غنودگی شروع ہو جاتی ہے نشہ کی مقدار مل گئی تو جسم میں خوشی کی لہر آ گئی۔ نشہ کی مطلوبہ مقدار نہ ملی تو ہاتھ پیر ٹوٹنے لگے۔ بخار کی سی کیفیت کے ساتھ قبض یا اسہال روزانہ کا معمول ہوتے ہیں۔ یوں تو نشے کے ہر مریض کی زہریلی خوراک میں روز بروز اضافہ ہوتا رہتا ہے لیکن اگر خوراک کچھ دیر سے ملے تو طلب اور حرص میں اضافہ ہو کر مریض کو ضرورت کا اندازہ نہیں رہتا اور اکثر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ نشہ میں سدھ بدھ کھونے سے مسائل الجھ جاتے ہیں۔ اس عادت بد کی وجہ سے کام کرنا ممکن نہیں رہتا اور انسان معاشرہ میں ذلیل ہو کر رہ جاتا ہے علامہ عالم فقری نشے کے نقصانات کے سلسلہ میں رقمطراز ہے شراب سے رگیں جن کے ذریعے سارے بدن میں خون پہنچتا ہے۔ سخت ہو جاتی ہیں اور کھانسی دائمی ہو جاتی ہے اور وہی آخر کار سل تک نوبت پہنچا دیتی ہے شراب کا اثر نسل پر بھی برا پڑتا ہے۔ شرابی کی اولاد کمزور رہتی ہے اور بعض اوقات اس کا نتیجہ قطع نسل تک پہنچتا ہے گویا شراب سے انسان کو اتنی بیماریاں لگ جاتی ہیں جو بیان سے باہر ہیں۔ جسم ہر لحاظ سے

دن بدن ناکارہ ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ قوت بصارت اور قوت حافظہ جواب دے جاتی ہے۔ اب شرابی کی قسمت میں ہسپتال کی ٹھوکریں رہ جاتی ہیں۔ دربدر ڈاکٹروں کے پاس جاتا ہے علاج کرواتا ہے لیکن شفایاب نہیں ہوتا حتیٰ کہ سسک سسک کر زندگی اپنے انجام کو پہنچتی ہے ۱۳۔

اسلام اور منشیات کے مسئلہ کا حل

آغازِ اسلام کے وقت حالت یہ تھی کہ اخلاقی قیود نہ ہونے کے برابر تھیں اُس وقت کے معاشرے میں شراب یا منشیات استعمال کرنے کی کوئی بندش نہ تھی طبیب بھی منشیات کے برے اثرات سے آشنا نہ تھے۔ بدچلنی اور شراب نوشی کے اڈے معبدوں میں ہوتے تھے۔ ایسے لوگوں کو اچھائی پر آمادہ کرنا اور پھر ان کو اخلاق کا درس دینا اور اس پر آمادہ کرنے کے لئے ایسے آدمی کی ضرورت تھی جو ان کے ذہنوں پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ انسانی نفسیات سے کماحقہ، واقفیت رکھتا ہوتا کہ اپنی بات منوانے کی طاقت رکھتا ہو۔ اس کام کیلئے اللہ تعالی نے حضور نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

چونکہ اسلام کا مطلب بھلائی اور ایک ایسا اسلوب زندگی ہے جس پر عمل کرنے والے کو ایک لمبی، باوقار اور صحت مند زندگی میسر آتی ہے۔ لوگوں کو رہن سہن میل ملاپ اور صفائی سکھاتے ہوئے جب یہ محسوس ہوا کہ منشیات کے زیر اثر فتنہ وفساد ظاہر ہوتے ہیں نشہ عقل کو زائل اور مال کو ضائع کر دیتا ہے اور نشہ ہر قسم کی برائی کی جڑ ہے تو پہلی بات قرآنِ مجید نے یہ فرمائی۔

(یسئلونک عن الخمر والمیسر، قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما) ۱۴۔

تم سے لوگ شراب اور جوئے کے بارے پوچھتے ہیں۔ ان کو بتاؤ کہ ان میں گناہ اور برائی

کے ساتھ کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت بڑا ہے

نشہ سے ایک عارضی سرور حاصل ہوتا ہے۔ تجارت سے کچھ منافع مل جاتا ہے مگر اس کے نقصانات اتنے زیادہ ہیں کہ ان کے سامنے اس نفع قلیل کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ نشے کے عالم میں آدمی نماز اور یاد الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے۔ لوگ جب بات سننے اور سمجھنے لگ گئے اس باب میں اگلی ہدایت کا موقع پیدا ہو گیا اور قرآن مجید نے فرمایا۔

یا یھا الذین آمنوا لا تقربو االصلوۃ وا نتم سکا ری حتی تعلموا ما تقولون) ۱۵ ۔

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھا کرو اور یہ پابندی اس وقت تک قائم ہے، جب تک کہ تم اپنی باتوں کو سمجھنے نہ لگو۔

پہلی شرط یہ عائد کی گئی کہ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھی جائے جب لوگوں کو احساس ہو گیا کہ نشہ ایک ایسی فضول چیز ہے کہ وہ عبادت میں خلل ڈالتی ہے اور اللہ کا ذکر یکسوئی اور انہماک سے نہیں ہو سکتا تو پینے والے محتاط ہو گئے پھر نشہ میں امن عامہ کے مسائل پیدا ہونے لگے اور لڑائی جھگڑے کے امکانات پیدا ہونے لگے تو قرآن مجید نے اس مسئلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا۔

یا یھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والا نصاب والا زلام رجس من عمل الشیطان فا جتنبو لعلکم تفلحون () انما یر ید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر و یصد کم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون () ۱۶ ۔

اے ایمان والو! شراب، جوا، بت پرستی اور قسمت کے پانسے شیطانی عمل ہیں اس سے بچو

تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ بے شک شیطان تمہارے اندر شراب اور جوئے کے ذریعے بغض و عداوت پیدا کرنا چاہتا ہے اور تمہیں ذکرِ الٰہی اور نماز سے روکنا چاہتا ہے کیا تم باز آنے والے ہو؟

ہر نشہ کے دو اثرات ہوتے ہیں ایک تو اس کے استعمال کے فوری بعد جیسا کہ ہیروئین، بھنگ، چانڈو، شراب پینے والا فوری طور پر بکواس کرے گا۔ بیہودہ حرکتیں اور جھگڑا کرنے کی کوشش کرے گا اور یہ روزمرہ کے مشاہدے کی بات ہے کہ شراب پی کر اچھے اچھے دوست بھی آپس میں لڑ کر دشمن بن جاتے ہیں۔ منشیات کا دوسرا نقصان بعد کے دور رس اثرات ہیں جن میں جگر اور اعصاب کے ساتھ گردوں کی خرابی اہم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہندو عورتیں بیوہ ہونے پر خاوند کے ساتھ چتا میں جل کر مر جاتی ہیں یہ واقعہ عام طور پر خوشی سے نہیں ہوتا ان کو جل مرنے پر مجبور کیا جاتا تھا اور جب گھر سے بناؤ سنگار کر کے ان کو روانہ کیا جاتا تھا تو جانے سے پہلے ان کو بھنگ یا شراب کی کثیر مقدار پلائی جاتی تھی تا کہ وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو کر آگ میں کود جائیں۔ ۱۷۔

قرآنِ مجید نے اب نشے کے مسئلے کو بالکل واضح کر دیا۔ اس آیت سے شراب قطعی طور پر حرام ہو گئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حکم جاری کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک محفل میں اپنے چچا اور دوسرے لوگوں کو شراب پلا رہا تھا کہ باہر سے منادی والے کی آواز آئی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کو حرام کر دیا ہے) ہر شخص نے اپنے ہاتھ سے شراب کا پیالہ زمین پر گرا دیا اور میں نے گھڑا پھوڑ دیا۔ ۱۸۔

شراب کی ممانعت کا یہاں تک بیان ہے کہ اس کی قلیل مقدار بھی منع ہے۔ جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کل مسکر حرام و ما اسکر کثیرہ ،قلیلہ حرام ۱۹ ۔

جو شے نشہ لائے تھوڑی ہو یا زیادہ، سب حرام ہے۔

اگر شراب کا نام تبدیل کر کے کچھ اور بھی رکھ لیا جائے تب بھی شراب حرام ہے جیسا کہ حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام تبدیل کر دیں گے۔ ۲۰ ۔

نشہ آور چیز استعمال کرنا حرام ہے تو اس کی فروخت بھی حرام ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورۃ بقرہ میں سود کی آخری آیت نازل ہوتی تو نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور شراب کی تجارت حرام قرار دی۔ ۲۱ ۔

نشے کی عادت کیسے لگتی ہے؟

پوست ،افیون ، بھنگ ، چرس اور ان کے مرکبات کے علاوہ آج کل افیون سے حاصل ہونے والی کیمیات میں سے مارفین سے ہیروئین تیار کرنے کا شوق بڑھ گیا ہے اس شوق کو بڑھانے میں منشیات فروشوں کی کاروباری صلاحیت کو بڑا دخل ہے وہ اچھے گھرانوں کے لڑکوں کو سکولوں میں مفت پڑیاں دے کر عادی بناتے ہیں اس کا عادی بننے میں زیادہ عرصہ نہیں لگتا۔ ہیروئین استعمال کرنے سے نشی اپنے جسم میں ہلکا پن محسوس کرتا ہے۔ خوشی سی محسوس کرتا ہے۔ پھر وہ نشے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے چوریاں کرتا۔ ڈاکے مارتا اور ہر جرم کر کے اپنی لت پوری کرتا ہے۔ منشیات فروشوں کو اس میں نفع کی شرح سے دلچسپی ہے مثلاً پاکستان میں چالیس ہزار روپے کلو ملنے والی ہیروئین بھارت میں دو لاکھ روپے کلو اور امریکہ میں دو کروڑ روپے کلو سے بھی زیادہ قیمت پاتی ہے۔ اچھے اچھے معزز لوگ اس لعنت کے ساتھ وابستہ لاکھوں کی لالچ کو چھوڑ نہیں سکتے۔ بڑے بڑے معزز ہیروئین کی سمگلنگ

میں ذلت پا چکے ہیں کچھ کو جیل مل اور جو وہاں سے بچ گئے۔ رسوائی سے نہ بچ سکے۔ ہیروئین فروخت کرنے والے اپنی مارکیٹ خود بناتے ہیں وہ نفسیات کی عملی شکل کو سمجھتے ہیں اور ایسے افراد کو تلاش کرتے ہیں جن کو یہ لت لگ جائے تو وہ آئندہ کے لئے گاہک بن جائیں گے۔

ہیروئین کے ایک رسیا سے جب اس باب میں پوچھا گیا تو اس نے بتایا۔

میں بجلی کے کام کے اچھے کاریگروں میں سے تھا۔ گھر کے سب لوگ نماز روزہ کے پابند ہیں اور ہمارے گھر میں منشیات تو درکنار حقہ اور سگریٹ بھی ناپسندیدہ ہیں۔ ایک روز ایک دوست مجھے اپنے گھر لے گیا وہاں اس نے سگریٹ کے پیکٹ سے سفید پنی نکال کر اس پر میلے سے رنگ کا سفوف ڈالا اور اسے شعلہ دکھایا تو دھواں نکلا جس سے سرکہ کی سی بدبو آرہی تھی۔ بوتل پینے والی نلکی کے ذریعہ میں اور وہ اس دھوئیں کو اپنے اندر کھینچتے رہے اس کے بعد میرا جسم بڑا ہلکا ہو گیا۔ مجھے ذہن میں بلاوجہ خوشی سی محسوس ہوتی اور بعد بڑی آرام دہ نیند آتی۔ اگلے دن میں نے اس شخص سے التماس کی کہ وہ اس مفید دھوئیں کا پھر سے کش لگوائے۔ اس نے یہ مہربانی پھر سے کردی۔ دو تین مرتبہ پینے کے بعد اسے بار بار پینے کی خواہش پیدا ہونے لگی اور اس مرحلہ پر میرا وہ (محسن) مکر گیا اس نے مجھے سمجھایا کہ اگر ضرورت ہے تو پڑیا خود خریدوں۔ چنانچہ میں جتنے کا کام کرتا تھا اتنے کی ہیروئین کا گاہک بن گیا۔ پھر نشہ کی وجہ سے کام کرنا ممکن نہ رہا تو لوگوں سے ادھار لیا۔ پھر گھر کی چیزیں فروخت ہونے لگیں جو لوگ میری عزت کرتے تھے مجھے ذلیل کرنے لگے۔ بازار سے میرا اعتبار جاتا رہا پیشگی ادائیگی کے بغیر سودا لینا ممکن نہ رہا پھر لوگوں نے میرا بائیکاٹ کر دیا۔ ان کو ڈر تھا کہ جو پنکھا میرے پاس مرمت کے لئے آیا وہ فروخت بھی ہو سکتا ہے۔ اب تک میں اسے چھوڑنے کی متعدد نا کام کوششیں کر چکا ہوں سوچتا ہوں کہ اگر مجھے مسلسل ذلیل

کیا جائے یا جسمانی سزا کا ڈر ہو تو شاید یہ عادت چھوٹ جائے۔ ۲۲ے

شراب نوشی کی سزا

شراب نوشی کی عادت عربوں کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی اس لئے اس کو بتدریج حرام کیا گیا۔ شراب نوشی کی سزا کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ میں رسول اکرم ﷺ کے زمانہ میں جب کوئی شرابی گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں لایا جاتا تو آپ اس کو کھجور کی چھڑی، جوتا، بل دیا ہوا چادر کا کوڑا یا ہاتھ سے مارنے کا حکم دیتے یہاں تک کہ جب چالیس ضربیں اسے لگ جاتیں تو آپ روک دیتے اور اسے ڈانٹتے اور اسے آئندہ ایسا کرنے سے منع کرتے۔ ۲۳ے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی آپ نے اسے دو ٹہنیوں پر مشتمل چالیس ضربیں لگوائیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خفیف ترین حد اسّی ہے پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی حکم دیا۔ ۲۴ے

اسی طرح جب ولید بن عقبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لائے گئے اور ان پر گواہ قائم ہو چکے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے فرمایا کہ اپنے چچازاد بھائی پر حد قائم کرو حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم نے حد قائم کی اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے چالیس کوڑے مارے اس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسّی کوڑے مارے جو بھی ہو ہر ایک فعل سنت ہے۔ ۲۵ے

ثور بن زید دیلی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کے بارے میں مشورہ کیا جس کو لوگ پیتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم نے اُن سے کہا کہ میرے نزدیک اسّی کوڑے مارنا مناسب ہے کیونکہ جب شراب پیئے گا تو مست ہو جائے گا۔ مست ہو گا تو بیہودہ باتیں کرے گا اور بیہودہ باتیں کرے گا تو بہتان باندھے گا یا جو کچھ فرمایا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خمر میں اسّی کوڑے مقرر کیے۔ ۲۶ ؎

شرابی کو اسّی کوڑے مارنے کی سزا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کے مشورے سے مقرر فرمائی جس پر اُن تمام حضرات کا اجماع منعقد ہوا۔ چونکہ ان بزرگوں کا اجماع سب کے نزدیک حجت ہے لہذا اسی کوڑوں کی سزا ہی کو حتمی حیثیت حاصل ہے اور یہ سزا ایسی مفید رہی کہ ان کی وسیع وعریض سلطنت میں منشیات کبھی مسئلہ نہ بن سکا۔

اسلامی سزاؤں کا فلسفہ

اسلامی سزائیں انتہائی شدید اور سخت ہیں لہذا اگر کوئی ان سزاؤں کو انسانیت کے خلاف نعوذ باللہ وحشیانہ قرار دے تو اس کا یہ خیال اللہ تعالیٰ پر عدم یقین کی علامت ہے کیونکہ جو اللہ جانتا ہے وہ انسان نہیں جانتا چنانچہ ان سزاؤں کے پس پشت مصلحت اور فلسفہ پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اسلامی ضابطہ حیات میں سخت سزاؤں سے اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ جرائم اور برائی کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے اور اس پر تاریخ شاہد ہے کہ عربوں میں رسول پاک ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور میں جب اسلامی سزاؤں کا نفاذ ہوا تو وہ جاہل عرب جن کی جنم گھٹی میں جرائم ہی جرائم تھے کچھ عرصہ کے بعد ایک اعلیٰ اور معیاری حد تک جرائم سے پاک وصاف معاشرے کی صورت میں مہذب ہو گئے اور اس مثالی عہد میں ان سزاؤں کی بدولت عدل وانصاف کی وہ داستانیں اور مثالیں قائم ہوئیں ہیں جو اسلامی

تاریخ کا ایک نادر سرمایہ ہیں۔

اسلام کی شدید سزاؤں کے مقابلے میں دنیاوی قوانین کی سزائیں نرم ہیں یہی وجہ ہے کہ ان ممالک میں جہاں لوگوں کے بنائے ہوئے قانون ہیں اور یہود و نصاریٰ اپنے آپ کو قانون کا باپ کہتے ہیں ان کے ملکوں ہی میں دنیا کی سب سے زیادہ برائیاں اور جرائم ہیں اور وہاں ایسے گھناؤنے جرائم ہوتے ہیں کہ جن کے بے نقاب ہونے سے انسانیت لرز اٹھتی ہے پھر ان میں کمی کی بجائے روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے یہ سب کچھ ان کے قوانین میں سزاؤں کی اصلیت اور حقیقت کی کمی کے باعث ہے

حدود شرعیہ میں اللہ تعالیٰ نے انسانی کمزوریوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے سخت سزاؤں کے ذریعے انسان میں سزا کا خوف پیدا کیا تا کہ وہ دوبارہ جرم کی طرف راغب نہ ہو سکے اور مجرم کو دوسروں کیلئے باعث عبرت بنا دیا تا کہ دوسرے لوگ اسکے بھیانک انجام کے پیش نظر جرم کے مرتکب نہ ہوں اس لئے جو فلسفہ اور حکمت اسلامی حدود میں ہے وہ دنیا کے بنائے ہوئے کسی قانون میں نہیں ہے۔ ۲۷ ۔

منشیات کو روکنے کی تجاویز

نوجوانوں کو دینی تعلیم کی طرف راغب کیا جائے۔ دین سے دوری کی وجہ سے انسان نہ صرف منشیات کا بلکہ ہر برائی کا شکار ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں کے دلوں میں خوف خدا اور محبت رسول ﷺ اجاگر کر دی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ علماء کرام کی محبت اور اچھے دوستوں کا انتخاب کیا جائے۔ نوجوان طلبہ رات گئے تک باہر رہ کر بری صحبت کی وجہ سے نشہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ نشہ باز دوست پہلے مفت نشہ پیش کرتے ہیں پھر اسے قیمتاً دیکر عادی بنا دیتے ہیں۔ والدین اپنے نونہالوں کی سوسائٹی پر کڑی نظر رکھیں بعض اوقات نشہ بجائے

خود سبب نہیں ہوتا بلکہ کسی نفسیاتی الجھن کی علامت ہوتی ہے۔ نشہ کرنے کا سبب کوئی نفسیاتی یا ذہنی بیماری ہوتی ہے یا گھریلو پریشانی۔ اگر اس سبب کو دور کر دیا جائے تو نشے کی عادت سے چھٹکارا حاصل کرنا آسان ہوتا ہے۔

پولیس اور دیگر اینٹی سمگلنگ ادارے رشوت لیکر منشیات فروخت کرنے والوں اور نشہ بازوں کی خود سر پرستی کرتے ہیں اور ہیروئین کی نقل وحمل میں مدد دیتے ہیں انھیں منشیات کے اڈوں، اُن کی تیاری اور سپلائی کے خفیہ ٹھکانوں کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ جب خفیہ ٹھکانوں پر چھاپہ مارا جاتا ہے تو یہ رشوت لینے والے پہلے ہی اطلاع کر دیتے ہیں۔ نتیجۃً وہ قانون کی گرفت میں آنے سے بچ جاتے ہیں پھر زیادہ دیدہ دلیری سے اپنا یہ مکروہ دھندہ جاری رکھتے ہیں اور ایک اڈے سے دیگر کئی اڈے بنا لیتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان اداروں میں ایماندار اور خوف خدا رکھنے والے تعینات کیے جائیں۔ صوبائی اور مرکزی محتسب اعلیٰ ان کی نگرانی کریں۔ اس کے علاوہ ریڈیو، ٹیلی وثیرن، اخبارت، رسائل وجرائد اور کتب کے ذریعے منشیات کے اسباب اور اس کے بھیانک اور خطرناک نتائج کی تشہیر کی جائے۔ تعلیمی اداروں میں نظم وضبط کو سخت کیا جائے اصلاح وتربیت کے علاوہ سخت ترین تادیبی اقدامات بروئے کار لائے جائیں اخلاقی اقدار پر کاربند رہنے اور رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔ علاوہ ازیں بہتر علاج معالجہ کی سہولیات مہیا کی جائیں۔ بے روزگاری ختم کی جائے مذکورہ بالا اقدامات کرنے سے بڑی حد تک اس تباہ کن برائی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

مصادر و مراجع

۱۔ ابوعبداللہ الحاکم نیشاپوری، المستدرک، دارالمعرفۃ، بیروت لبنان، ج ۴، ص ۱۴۵

۲۔ احمد بن شعیب نسائی، سنن نسائی۔ ایچ۔ایم۔سعید کمپنی کراچی، ص ۲۸۴

۳۔ ابو داؤد سلمان بن اشعث، سنن ابو داؤد۔ ایچ۔ایم۔سعید کمپنی کراچی، ج ۲، ص ۱۶۳

۴۔ سیدہ سعدیہ غزنوی، نبی اکرم ﷺ بطور ماہر نفسیات، الفیصل ناشران لاہور، ص ۱۴۴۔۱۴۵

۵۔ ابوعبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ (مترجم عبدالحکیم اختر) فرید بکسٹال اردو بازار لاہور ج ۲، ص ۳۵۷

۶۔ المائدہ :۹۰

۷۔ محمد حسین ہیکل، ابوبکر، صدیق اکبر (ترجمہ شیخ محمد احمد پانی پتی) مکتبہ جدید لاہور، ۱۹۶۱، ص ۲۷۴

۸۔ عالم فقری، انجام شراب، شبیر برادرز اردو بازار لاہور، ۱۹۸۷ ص ۱۳

۹۔ احمد بن شعیب نسائی، سنن نسائی، ص ۲۸۲ (ii) حاکم نیشاپوری المستدرک ج، ۴ ص ۱۴۶

۱۰۔ انجام شراب، ص ۱۹

۱۱۔ مسند احمد بن حنبل، دارصادر بیروت، ج ۵، ص ۴۶۶

۱۲۔ نبی اکرم ﷺ بطور ماہر نفسیات، ص ۱۴۲۔۱۴۳

۱۳۔ انجام شراب، ص ۸

۱۴۔ البقرہ : ۲۱۹

۱۵۔ النساء : ۴۳

۱۶۔ المائدہ: ۹۰۔۹۱

۱۷۔ نبی اکرم ﷺ بطور ماہر نفسیات، ص ۱۵۵۔۱۵۶

۱۸۔ ایضاً، ص ۱۵۶

۱۹۔ سنن ابن ماجہ، ج ۱،ص ۳۲۰

۲۰۔ ایضاً، ج، ۱، ص ۳۲۶

۲۱۔ ایضاً، ص ۳۲۸

۲۲۔ نبی اکرم ﷺ بطور ماہر نفسیات، ص ۱۴۳۔۱۴۴

۲۳۔ انجام شراب ،ص ۵۴

۲۴۔ مسلم بن حجاج قشیری ،الجامع الصحیح ،نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ج ۲ ،ص ۱۷

۲۵۔ ابوعبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ (مترجم عبدالحکیم اختر)

۲۶۔ موطا امام مالک (مترجم عبدالحکیم اختر) فرید بک سٹال لاہور، ص ۳۲۷

۲۷۔ انجام شراب، ص ۵۱۔۵۲